جواب ۔ قرآن مجید میں ہے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً یعنی پانی نہ پاؤ تو پھر تیمم کا حکم ہے۔ سوال کی صورت میں پانی موجود ہے تو پھر تیمم کس طرح درست ہوگا۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ ۱۰ جون ۱۹۴۱ء

غسل کا بیان

غسل کے بغیر قرآن مجید پڑھ سکتا ہے

سوال ۔ غسل جنابت فرض ہے یا واجب یا سنت یا نفل یا مستحب؟ کیا جنابت کی حالت میں سحری کھائی جا سکتی ہے۔ قرآن مجید اور نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

محمد ظفر اقبال مکان نمبر ۱۴۴ سکیم نمبر ۲ گلی گشت کالونی ملتان

جواب ۔ غسل جنابت ضروری ہے کیونکہ جنبی کی نماز نہیں ہوتی اور نہ قرآن مجید پڑھ سکتا ہے ہاں سحری کھائی جا سکتی ہے (مشکوٰۃ کتاب الطہارت)

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۴ شوال ۱۳۹۳ھ ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء

ستر کا بیان

بغیر بازو بنین پہن کر نماز پڑھنا

سوال ۔ اگر ایسی بنین پہن کر نماز پڑھی جائے جس کے بازو نہ ہوں تو نماز ہو جائے گی نیز نماز کتنے کپڑوں میں جائز ہے۔؟

جواب ۔ نماز ایک کپڑے میں بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کپڑا چھوٹا ہو تو اس کو تہ بند کی صورت میں پہن لے ورنہ گلتی باندھ لے تاکہ کندھے بھی ڈھک جائیں۔ چنانچہ حدیث میں اس کی تصریح ہے۔

بنیان سے کچھ کندھا ننگا رہتا ہے۔ اس لئے اس میں شبہ ہے ہاں اگر ایسی بنیان ہو کر اس سے کندھا ڈھکا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ عبداللہ امرتسری روپڑی حال ماڈل ٹاؤن

کوٹھی نمبر ۱۹ اسی لاہور ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء

ننگے سر نماز

سوال ۔ کیا ننگے سر نماز جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر پر ٹوپی رکھتے یا نہ رکھتے۔ اگر رکھتے تو نماز کے وقت سر سے اتار کر زمین پر یا جیب میں رکھ کر ننگے سر نماز پڑھتے یا ٹوپی پہن کر نماز پڑھتے۔ بینوا توجروا۔

جواب ۔ سائل نے اپنی منشا کی تعیین نہیں کی۔ اگر اس کی منشا یہ ہے کہ ننگے سر نماز جائز ہے یا نہیں۔ تو اس کے جواز ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ احرام کی حالت میں سب حاجی ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔

بلوغ المرام باب شروط الصلوٰۃ میں ہے۔

ولهما من حديث ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه لَا يُصَلِّي اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

یعنی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ تمہارا ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر کچھ نہ ہو۔ دیکھئے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی ہے لیکن کندھے کا ڈھکنا ضروری بتلایا ہے۔ سر کا کہیں ذکر نہیں۔

آں حضرتؐ کا عمل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھی ہے۔ جس کے پڑھنے کی صورت یہ تھی کہ کپڑے کی دونوں طرفیں خلاف طور سے کندھے پر ڈال لیں۔ یعنی اس کی دائیں طرف بائیں کندھے پر اور بائیں طرف دائیں کندھے پر ڈال لیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ سر پر کچھ نہ تھا۔

آنحضرتؐ کا ارشاد

فعل کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول بھی ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِہٖ یَعْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ وَفِی الْمُسْلِمِ فَخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ فَاِنْ کَانَ ضَیِّقًا فَاتَّزِرْ بِہٖ (متفق علیہ)

یعنی جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا فراخ ہو تو اوڑھ لے یعنی نماز میں اور مسلم کی روایت میں اوڑھنے کا طریق بتایا ہے کہ کپڑے کی دونوں طرفیں خلاف طور پر کرے یعنی خلافِ طور سے کندھے پر ڈال لے۔ اگر کپڑا تنگ ہو تو تہ بند باندھ لے۔

دیکھئے اس میں بھی کندھوں کا ذکر ہے۔ اگر سر کا ڈھکنا ضروری ہوتا تو کسی روایت میں اس کا ذکر بھی ہوتا

ایک شبہ اور اُس کا جواب

بعض کہتے ہیں ایک کپڑے میں نماز اُس وقت تھی جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ اُس وقت جائز تھی لیکن اُن کا یہ کہنا صحیح نہیں کیونکہ جابرؓ نے باوجود کپڑا ہونے کے ایک کپڑے میں نماز پڑھ کر یہ مسئلہ بتایا کہ اب بھی جائز ہے۔ بخاری ص۵۱

حضرت عمرؓ کا فیصلہ

منتخب کنز العمال میں ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِخْتَلَفَا فِی الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اُبَیٌّ لَا بَاْسَ بِہٖ قَدْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَالصَّلٰوۃُ فِیْہِ جَائِزَۃٌ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا کَانَ ذَالِکَ اِذَا کَانَ النَّاسُ لَا یَجِدُوْنَ الثِّیَابَ وَاَمَّا اِذَا وَجَدُوْھَا فَالصَّلٰوۃُ فِیْ ثَوْبَیْنِ فَقَامَ عُمَرُ رضؓ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَیٌّ

وَلَعْ يُنْكِرْ أُبَيٌّ وَلَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ (عب) کنز العمال جلد ۳ ص ۱۳۴

یعنی ابیؓ اور عبداللہ بن مسعود رضہ کا آپس میں اختلاف ہوا۔ ابی رضہ نے کہا نماز ایک کپڑے میں جب ہو سکے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں پڑھی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا یہ اُس وقت تھا جب کپڑوں میں تنگی تھی۔ جب کپڑا ملے تو پھر دو ہی کپڑوں میں نماز پڑھنی چاہیئے۔ ان دونوں میں فیصلہ کے لیے حضرت عمر رضہ منبر پر چڑھے اور فرمایا ابی رضہ کا قول ٹھیک ہے۔ اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کوئی کمی نہیں کی۔ (تحقیق میں)

پس جب ایک کپڑے میں نماز ثابت ہو گئی جس کے اوڑھنے کی صورت یہ ہے کہ دونوں طرفیں خلاف طور سے کندھے پر ڈال لے تو ننگے سر نماز ثابت ہو گئی۔

نیز بخاری کے ص ۵۳ میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا۔

صَلَّی رَجُلٌ فِیْ إِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِیْ إِزَارٍ وَّقَمِیْصٍ فِیْ إِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَ رِدَاءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَقَمِیْصٍ۔

یعنی انسان تہ بند اور چادر میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے نیز تہ بند اور قمیص میں۔ تہ بند اور چوغہ میں۔ پاجامہ اور چادر میں پاجامہ اور قمیص میں۔

کنز العمال جلد ۴ ص ۱۳۴ میں یہ روایت ابو ہریرہؓ سے بحوالہ ابن حبان مرفوع ذکر کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان تہ بند اور چادر، تہ بند اور قمیص، تہ بند اور چوغہ، پاجامہ اور قمیص میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

اس سے بھی صاف معلوم ہوا کہ سر ڈھکنا ضروری نہیں نیز ابھی گذرا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا فراخ ہونے کے وقت کندھے ڈھکنے کا حکم دیا ہے سر ڈھکنے کا حکم نہیں دیا اگر سر کا ڈھکنا ضروری ہوتا تو اس کا بھی کہیں حکم ہوتا۔ ہاں افضل ہے[1]۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے منبر پر بڑے بڑے صحابہ رضہ کی موجودگی میں یہ فیصلہ کیا ہے۔

---

[1] یہ یاد رہے کہ افضل کے مقابلہ میں جو جائز ہے اگر کوئی جواز پر عمل کرے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں ہو سکتا جیسا کہ رات کو تہجد پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر طعن یا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوا۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ فراخی کرے تم بھی فراخی کرو۔ (بخاری مع فتح الباری)

مشکوٰۃ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی اسی کے قریب روایت ہے نیز عام حالت سلف کی یہی تھی کہ وہ پگڑی اور ٹوپیوں کے ساتھ نماز پڑھتے اور اسی بنا پر حضرت جابرؓ پر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے پر اعتراض ہوا۔ اور حسن بصریؒ کے قول سے بھی یہی ظاہر ہے۔

عبداللہ امرتسری ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۵۹ء

پتلون سے قمیص نکالے بغیر نماز پڑھنا

سوال ۔ کیا پتلون میں قمیص نکالے بغیر نماز درست ہے۔ جب کہ کوئی مجبوری نہ ہو۔

جواب ۔ مشکوٰۃ باب السجود میں حدیث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ متفق علیہ

یعنی حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں حکم دیا گیا ہوں کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ ماتھے پر۔ دو ہاتھوں پر۔ دو گھٹنوں پر۔ دو قدموں کے اطراف پر۔ اور یہ بھی حکم دیا گیا ہوں کہ کپڑوں اور بالوں کو بند نہ کروں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قمیص کو بند کر کے پتلون یا پاجامے اور تہ بند کے اندر دینا یا پگڑی کا شملہ اکٹھا کر کے پگڑی میں دینا یا سجدہ جاتے وقت تہ بند کو اکٹھا کر کے گھٹنوں میں دے دینا تاکہ زمین پر نہ پڑے یہ سب صورتیں منع ہیں۔

اسی طرح داڑھی کے بالوں کو یا عورت کا اپنے جوڑے کو یا مرد کے اپنے پٹوں کو اکٹھا کرنا یہ سب صورتیں ناجائز ہیں۔

سائل نے قمیص کا پتلون کے اندر دینا دریافت کیا ہے اور پتلون کے متعلق کچھ نہیں پوچھا۔ حالانکہ پتلون خود ہی ناجائز اور من تشبہ بقوم فھو منھم میں داخل ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی از لاہور ۲۲ شوال ۱۳۸۰ھ

عورت کا مردانہ لباس پہننا

سوال ۔ عورت کو مرد جیسا جوتا پہننا جائز ہے یا نہیں۔ اے۔ای پٹیل ملک افریقہ

جواب ۔ خاص مرد کا لباس عورت کو پہننا جائز نہیں۔ اور خاص عورت کا مرد کو جائز نہیں چنانچہ مشکوٰۃ باب الترجل ص۳۸۵ میں حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَۃِ وَالْمَرْاَۃَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ (رواہ ابوداؤد)

یعنی ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت کی ہے جو عورت کا پہناوا پہنتا ہے۔ اور عورت پر بھی جو مرد کا پہناوا پہنتی ہے۔

نیز مشکوٰۃ باب مذکور ص۳۸۰ میں ایک اور حدیث ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ

یعنی ابن عباس رض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔ اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد کا مخصوص پہناوا عورت کو اور عورت کا مرد کو جس سے ایک دوسرے سے مشابہت پیدا ہو جائز نہیں پس جوتا بھی جو خاص مرد کا ہے عورت کو جائز نہیں ۔ اس کے علاوہ عورت ہر قسم کا جوتا پہن سکتی ہے۔ خواہ سلیپر ہو یا جوتا نیچی ایڑی یا کھڑی ایڑی والا ہو خواہ سادہ ہو یا مرصع ہو۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۷ رمضان ۱۳۵۳ھ
۴ جنوری ۱۹۳۵ء

عورت کا سفید قمیص یا سفید پاجامہ پہننا

سوال ۔ عورت کو سوائے پردہ والی چادر کے سفید پائجامہ یا قمیص پہننا جائز ہے ؟

سائل حکیم ابو محمد مدرس مدرسہ ترغیب التوحید صابو وال ڈاکخانہ لوہیاں ضلع جالندھر

جواب۔ عورت کو اپنی وضع ایسی نہ بنانی چاہیئے کہ مرد معلوم ہو۔ کیونکہ عورت کو مرد کی مشابہت منع ہے۔ جیسے مرد کو عورت کی مشابہت منع ہے۔ کپڑے کے رنگین یا غیر رنگین کا مرد عورت میں کوئی امتیاز نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مرد کو رنگین منع ہوتا حالانکہ مرد کو رنگین منع نہیں۔ صرف خالص سرخ میں اختلاف ہے۔ پس عورت کے پردہ کی چادر میں اور دوسرے لباس میں فرق کی کوئی وجہ نہیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۷ اشوال ۱۳۵۴ھ

۱۳ جنوری ۱۹۳۶ء

جوتا پہن کر نماز پڑھنا

سوال۔ نماز جوتے کے ساتھ مسجد میں افضل ہے یا بغیر جوتے کے۔

عبدالقیوم ولد اللہ دتہ نمبردار ساکن جمال گڑھ

عرف چھینے والا ڈاکخانہ ضلع فیروز پور

جواب۔ مشکوٰۃ باب الستر فصل ۲ میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔

یعنی یہود کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جوتوں میں نماز ضروری ہے کیونکہ صیغہ امر فرمایا ہے کہ یہود کی مخالفت کرو۔

نیز مشکوٰۃ میں ہے۔

إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا عَنْ يَسَارِهٖ فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهٖ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَلٰى يَسَارِهٖ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا۔

یعنی جب کوئی تمہارا نماز پڑھے تو جوتا دائیں جانب نہ رکھے اور نہ بائیں جانب رکھے کیونکہ دوسرے کی دائیں جانب ہو جائے گا۔ مگر یہ کہ بائیں جانب دوسرا نہ ہو تو پھر اس جانب رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور

ف۔ یہ اس صورت میں ہے کہ پیچھے کوئی آدمی نہ ہو اگر پیچھے کوئی آدمی ہو تو پھر پیچھے رکھنا منع ہے تاکہ جوتا اس کے آگے نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے یا جوتے میں نماز پڑھ لے۔

پہلی حدیث سے اگرچہ معلوم ہوتا ہے کہ جوتا میں نماز ضروری ہے کیونکہ بصیغہ امر یہود کی مخالفت کا امر فرمایا ہے۔ مگر دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ امر جواز اور اباحت کے لئے ہے کیونکہ اس میں ننگے پاؤں اور جوتہ سمیت پڑھنے میں اختیار دے دیا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ ان دونوں میں کسی کو ترجیح ہے یا نہیں اور کیا یہ دونوں برابر ہیں یا ان سے کوئی افضل بھی ہے۔

میری تحقیق جہاں تک ہے وہ یہی ہے کہ بغیر جوتا کے نماز افضل ہے اور اسی کو ترجیح ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ جوتے کے ساتھ نماز کے سنن آداب پوری طرح ادا نہیں ہوتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا عام طریق یہ ہے کہ سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوتیں۔ اور پہلے التحیات میں ایک پاؤں کھڑا کرتے جس کی انگلیاں قبلہ رُخ ہوتیں اور دوسرا پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دوسرے التحیات میں دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر بیٹھتے اور ظاہر ہے کہ جوتے کے ساتھ یہ سب باتیں مشکل ہیں۔ اس لئے بغیر جوتہ کے نماز افضل اور بہتر ہے۔ اس کے علاوہ مساجد کو صاف رکھنے کا حکم ہے۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مجھ پر میری اُمت کے اعمال کا ثواب پیش کیا گیا۔ اس میں ایک تنکے کا ثواب بھی تھا جس کو کوئی شخص مسجد سے نکالے۔ ظاہر ہے کہ جوتے کے ساتھ پوری صفائی نہیں۔ خاص کر جب صف پر یا چٹائی پر نماز پڑھی جائے تو پھر جوتہ سمیت صفائی کہاں رہ سکتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ بغیر جوتے کے نماز افضل ہے۔ ہاں جوتے کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کو بُرا نہیں جاننا چاہیئے مگر جوتا سمیت نماز پڑھنے والوں کو بھی چاہیئے کہ صفوں چٹائیوں کو خراب نہ کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوں چٹائیوں پر جوتا سمیت نماز ثابت نہیں نہ سلف سے ثابت ہے۔

ستر کی تفصیل

سوال ۔ ستر کی تفصیل کیا ہے؟ اور کیا ستر عورت شرط ہے۔

جواب ۔ ستر عورت شرط ہے۔ یعنی ناف سے گھٹنوں تک۔ مرد کے لئے۔ اور عورت

آنکھ اور پیچھے کا ذکر نہیں کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پیچھے رکھنے میں چوری کا خطرہ ہے اور آگے کی محاذات دائیں طرف کی محاذات سے بطریق اولی بھی جاتی ہے کیونکہ اگلی طرف دائیں طرف سے اشرف ہے اور ایک روایت میں اگلی دباتی طرف ہے

کے لئے سارا وجود منہ ہاتھ کے سوا پشت پاؤں تک ڈھانکنا ضروری ہے۔ نیز اگر کپڑا زیادہ ہو تو مرد کے لئے کندھے بھی ڈھانکنا ضروری ہے سر ڈھانکنا ضروری نہیں۔ نماز میں اس طرح بُکل مارنا منع ہے کہ ہاتھ باہر نکالنے مشکل ہوں۔ اس طرح کی بُکل مارنے کو اشتمال صماء کہتے ہیں۔

پاجامہ کے پائنچے چڑھانا۔ آستین چڑھانا۔ کرتہ کا دامن اکٹھا کر کے تہ بند کی ڈب میں دینا یا پاجامہ کے نیفے میں دینا۔ تہ بند کے نیچے لنگوٹی باندھنا۔ عورت کا اپنے جوڑا کو اکٹھا کر کے باندھنا اس قسم کی سب صورتیں منع ہیں۔ اس طرح کپڑے کا لٹکانا بھی منع ہے یعنی کندھوں یا سر پر کپڑا ڈال کر اس کو دو طرف لٹکا ہوا چھوڑ دینا منع ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مساجد کا بیان

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

سوال ۔ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائین کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہے۔ اگر کوئی شخص عمداً قبلہ کی طرف پاؤں کرے تو کیا وہ ازروئے شریعت مجرم ہے۔ ؟

جواب ۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۔ طرف رکھنے سے علاوہ ممانعت آئی ہے معجم صغیر طبرانی صفحہ ۲۳ میں ہے عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ نَعْلَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَجْعَلْھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ فَیَاْتَمَّ بِھِمَا وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ فَیَاْتَمَّ بِھِمَا اَخُوْہُ الْمُسْلِمُ وَلٰکِنْ یَجْعَلْھُمَا بَیْنَ رِجْلَیْہِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارا نماز میں جوتا اتارے تو آگے نہ رکھے تاکہ جوتا کی اقتداء لازم نہ آئے اور نہ پیچھے رکھے تاکہ پچھلا بھائی جوتا کی اقتداء نہ کرے اور چاہیے کہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔